سخت سردی کی وجہ سے وضوو غسل کی جگہ تیمم کا حکم

ریفرنس نمبر:Pin 6874 تاریخ:28-12-2021

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ آج کل سردی کا موسم ہے۔ بعض علاقوں میں سردی کی شدت کے ساتھ برف باری بھی ہورہی ہے، ہمارا علاقہ بھی کئی ماہ تک مسلسل شدید سردی اور برف باری کی لپیٹ میں رہتا ہے اور ٹمپریچر بھی مائنس میں چلا جاتا ہے، بسا اوقات نماز کے لئے وضو یا فرض غسل کرنے میں کافی آزمائش ہو جاتی ہے، کیونکہ پانی بہت ٹھنڈا ہوتا ہے اور اسے گرم کرنے کا کوئی بندوبست بھی نہیں ہو پاتا، تو ایسی صورت میں تیمم کی اجازت ہے یا نہیں؟ ہمارے ہاں کچھ لوگوں کا ذہن بن چکا ہے اور مزید کا بھی بنتا جارہا ہے کہ سردی کی شدت میں تیمم کی اجازت ہونی چاہیے۔ میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ اگر سخت سردی ہو، تو کس کیفیت میں تیمم کی اجازت ہے اور کس میں نہیں؟ نیز اگر کوئی شخص سردی کی شدت کی وجہ سے تیمم کرلے، تو وہ دوسروں کی امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت کا اجمالی جواب یہ ہے کہ فقط سردی یا پانی کا ٹھنڈا ہونا تیمم کرنے کے لئے ہرگز ہرگز عذر نہیں، جس طرح عام دنوں میں نماز کے لئے وضو یا فرض غسل کرنا شرط ہے، یونہی سردی کے موسم میں بھی شرط ہے، وضو و غسل پر قدرت ہونے کے باوجود، بلا اجازتِ شرعی تیمم کرکے نماز پڑھیں گے، تو سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حق دار ہوں گے اور وہ نماز بھی ادا نہیں ہوگی، بلکہ اسی طرح ذمہ پر باقی رہے گی، جسے وضو یا غسل کرکے دوبارہ پڑھنا فرض ہوگا، البتہ اگر پانی کے استعمال سے جان جانے یا کوئی عضو ہلاک ہونے یا بیمار ہونے یا بیماری بڑھنے یا پہلے سے بیمار آدمی کے دیر سے اچھا ہونے کا حقیقی خطرہ موجود ہو، تو اس صورت میں تیمم کرنے کی اجازت ہوگی اور تیمم کرکے امامت بھی کرسکتے ہیں۔

اس مسئلہ کی مکمل تفصیل کچھ یوں ہے کہ نماز تمام فرائض میں سے اہم و اعظم فرض ہے، اس کی ادائیگی کے لئے طہارت / پاکی شرط ہے، یعنی بے وضو شخص کا کم از کم وضو اور جس پر غسل فرض ہے، اس کا غسل کرکے نماز پڑھنا فرض ہے اور جب تک کسی بھی طرح سے وضو و غسل کرنا، شریعت کی نظر میں لازم ہو، تب تک نماز کی ادائیگی کے لئے ان کے

بغیر کوئی چارہ کار نہیں، حتی کہ اگر ٹھنڈا پانی نقصان دے اور گرم نہ دے، تو گرم پانی کے ساتھ وضو و غسل کرنا فرض ہے، اگر گرم پانی کی کوئی صورت نہ ہو، مگر ایسا کپڑا یا لحاف موجود ہے، کہ ٹھنڈے پانی سے وضو و غسل کے بعد گرم کپڑے پہن یا اوڑھ کر یا آگ ہے، جسے تاپ کر اپنے آپ کو نقصان سے بچایا جا سکتا ہے، تب بھی تیمم کی اجازت نہیں۔ یونہی کسی عضو پر پانی ڈالنے کی وجہ سے ضَرَر ہوتا ہو اور بقیہ اعضاء دھو سکتے ہوں، تو اس عضو پر مسح کرنا اور بقیہ اعضاء پر پانی بہانا فرض ہے۔ الغرض کسی بھی طریقے سے وضو و غسل پر قادر ہونے کی صورت میں نماز کے لئے وضو و غسل کرنا ہی ضروری ہے۔

آج کل دیکھا جائے، تو عموماً گھروں میں گیزر، راڈ یا کم از کم چولہا ضرور موجود ہوتا ہے، جس سے بآسانی پانی گرم کر سکتے ہیں، نیز موٹے بستر، لحاف، ہیٹرز یا آگ بھی موجود ہوتی ہے، نہانے کے بعد جس سے اپنے آپ کو سردی سے بچایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انتہائی سرد علاقوں میں بھی رہنے والے کثیر افراد جو نماز کی اہمیت جانتے ہیں، وہ نماز کے لئے وضو یا غسل ہی کا اہتمام کرتے ہیں، کیونکہ انہوں نے اس کے لئے پہلے سے بندوبست کیا ہوتا ہے، لہٰذا بقیہ افراد پر بھی لازم ہے کہ وہ وضو و غسل کے لیے مناسب بندوبست کر کے رکھیں، تاکہ نماز جیسی اہم و اعظم عبادت کہیں ضائع نہ ہو۔

بلکہ مسلمانوں کو تو چاہیے کہ وہ زیادہ ثواب کی امید پر سردی میں بھی خوش دلی کے ساتھ وضو و غسل کر کے نماز ادا کریں، اگرچہ اس کے لئے انہیں کچھ زیادہ مشقت برداشت کرنی پڑے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سردی وغیرہ کی مشقت برداشت کر کے وضو کرنا گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی کا باعث ہے اور جس نے سخت سردی میں اچھے طریقے سے وضو کیا، اسے دُگنا ثواب ملے گا، ایک وضو کرنے کا اور دوسرا سردی کی وجہ سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر کرنے کا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شریعتِ مطہرہ میں پاکی حاصل کرنے کی ایک صورت تیمم کی بھی ہے، لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ معمولی مشقت یا محض اپنی سہولت کے پیشِ نظر وضو و غسل جیسے فرض کو چھوڑ کر تیمم کر لیا جائے، کیونکہ تیمم جائز ہونے کی خاص شرائط ہیں، اگر وہ پائی جائیں، تب ہی تیمم کر سکتے ہیں، ورنہ تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں، پڑھیں گے، تو گنہگار ہوں گے اور فرض بھی ذمے پر باقی رہے گا، پس جب اس صورت میں اپنی نماز ہی درست نہیں، تو دوسروں کی اس کے پیچھے کیسے درست ہو سکتی ہے؟

البتہ سخت سردی کی ایک ممکنہ صورت میں شریعتِ مطہرہ نے غسل کے بجائے تیمم کرنے کی اجازت دی ہے اور وہ یہ کہ سردی بہت سخت ہو اور گرم پانی سے غسل کرنے کی کوئی صورت نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا کپڑا، لحاف یا آگ وغیرہ میسر

ہو کہ جس کے ذریعہ اپنے آپ کو نقصان سے بچاسکیں اور اس سردی میں نہانے کی وجہ سے جان جانے یا بیمار ہونے یا بیماری بڑھنے یا دیر سے اچھا ہونے کا حقیقی خطرہ موجود ہو، تو اس خاص صورت میں قرآنِ کریم کی آیات، احادیثِ طیبہ، فقہی قواعد اور فقہاء کی تصریحات کے مطابق غسل کے بجائے تیمم کرنے کی اجازت ہے۔ ان شرائط کی موجودگی میں تیمم کرکے پڑھی گئی نماز بلاشبہ درست ہے اور بعد میں اس کا اعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا بھی ضروری نہیں، نیز ایسا شخص اگر امامت کرتا ہے، تو اس کے پیچھے تیمم اور وضو کرنے والے سب افراد کی نماز درست ہو گی، جبکہ وہ اپنی شرائط کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔

لیکن یاد رہے کہ مذکورہ رخصت بالخصوص فرض غسل کے لئے ہے، کیونکہ وضو کے مقابلے میں غسل میں زیادہ مشقت ہوتی ہے، کہ غسل میں پورے جسم پر پانی بہانا ہوتا ہے اور وضو میں فقط چند اعضاء پر اور چند اعضاء پر پانی بہانے کی بنسبت پورے جسم پر پانی بہانا زیادہ مشکل ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ کئی فقہاء نے سخت / شدید سردی کے باوجود وضو کی جگہ تیمم کرنے کی اجازت نہیں دی، لیکن بہر حال اگر وضو میں بھی غسل جیسا حقیقی عذر موجود ہو، تو مفتیٰ بہ قول کے مطابق وضو کا حکم بھی غسل جیسا ہی ہو گا، یعنی اس کی جگہ پر بھی تیمم کرنے کی اجازت ہو گی اور بعض برفانی علاقوں میں یہ ضرورت موجود ہو سکتی ہے کہ بعض جگہوں پر گرم پانی دستیاب نہیں ہوتا اور ٹھنڈا پانی اس قدر ٹھنڈا ہوتا ہے کہ اس کی ٹھنڈک برداشت کرنا نہایت تکلیف دہ بلکہ بعض اوقات اعضاء کو شَل کر دیتا ہے، پھر یہ بھی ہے کہ جوانوں کے مقابلے میں بوڑھوں کے لئے اور مَردوں کے مقابلے میں عورتوں کے لئے اور طاقتوروں کے مقابلے میں کمزوروں کے لئے رخصت کی صورت جلد نکل آئے گی۔

نوٹ: لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے طور پر جائز و ناجائز کے فیصلے نہ کریں، بلکہ علمِ دین حاصل کریں اور ماہر علماء و مفتیانِ کرام سے رہنمائی بھی لیتے رہیں۔

سخت سردی میں وضو کرنے سے متعلق احادیث:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات؟ قالوا: بلی یا رسول اللہ! قال: اسباغ الوضوء علی المکارہ و کثرۃ الخطا الی المساجد و انتظار الصلاۃ بعد الصلاۃ، فذلکم الرباط“ ترجمہ: کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف رہنمائی نہ کروں کہ جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند فرماتا ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: کیوں نہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فرمایا: (سردی وغیرہ کی) مشقت برداشت کرکے اچھے طریقے سے وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چلنا

DARUL IFTA AHLESUNNAT

اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہ اعمال تمہارے لئے (نفس و شیطان سے) حفاظت کا ذریعہ ہیں۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، ج1، ص127، مطبوعہ کراچی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من اسبغ الوضوء في البرد الشديد، كان له من الاجر كفلان“ جس نے سخت سردی میں اچھے طریقے سے وضو کیا، اس کے لئے ثواب کے دو حصے ہیں۔

(المعجم الاوسط، ج5، ص298، مطبوعہ قاھرہ)

شدید سردی میں پیش آنے والی مخصوص صورت میں تیمم جائز ہونے کے دلائل:

قرآن پاک کی آیت: اللہ پاک وضو و غسل کا حکم بیان کرنے کے بعد تیمم کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ ترجمہ: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور ان صورتوں میں پانی (کے استعمال پر قدرت) نہ پاؤ، تو پاک مٹی سے تیمم کرلو، تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے، لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے، تاکہ تم شکر ادا کرو۔ (پ6، س المائدہ، آیت 6)

حدیثِ پاک: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”احتلمت في ليلة باردة في غزوة ذات السلاسل، فاشفقت ان اغتسلت ان اهلک فتيممت، ثم صليت باصحابي الصبح، فذكروا ذلک للنبي صلى الله عليه وسلم، فقال: يا عمرو! صليت باصحابک وانت جنب؟ فاخبرته بالذى منعني من الاغتسال وقلت اني سمعت الله، يقول: ﴿ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما﴾ فضحک رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يقل شيئا“ ترجمہ: غزوہ ذات السلاسل میں ایک ٹھنڈی رات مجھے احتلام ہو گیا، مجھے خوف لاحق ہوا کہ اگر غسل کروں گا، تو ہلاک ہو جاؤں گا، پس میں نے تیمم کر لیا، پھر اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔ انہوں نے سارا معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! تم نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی ہے، حالانکہ تم جُنبی تھے؟ پس جس چیز نے مجھے غسل کرنے سے روکا، میں نے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر دی اور کہا: میں نے اللہ پاک کا فرمان سن رکھا ہے، وہ فرماتا ہے: اور اپنی جانوں کو قتل نہ

کرو، بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور مزید کچھ نہ فرمایا۔
(سننِ ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب اذا خاف الجنب البرد ایتیمم، ج1، ص60، مطبوعہ لاھور)

اس حدیثِ پاک کے تحت عمدۃ القاری میں ہے:" وبه علم عدم اعادة الصلاة التی صلاھا بالتیمم فی ھذہ الحالة وھو حجة علی من یامرہ بالاعادة ودل ایضا علی جواز التیمم لمن یتوقع من استعمال الماء الھلاک، سواء کان للبرد اولغیرہ، وسواء کان فی السفر اوفی الحضر "ترجمہ: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اس حالت میں تیمم کے ساتھ جو نماز پڑھی، اسے دوبارہ پڑھنا لازم نہیں اور یہ اس کے خلاف دلیل ہے، جو ایسی نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیتا ہے اور اس حدیث میں اس شخص کے لئے تیمم جائز ہونے کی دلیل ہے، جسے پانی کے استعمال کی وجہ سے ہلاکت کا خوف ہو، اب برابر ہے کہ یہ خوف سردی کی وجہ سے ہو یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے اور برابر ہے کہ بندہ سفر میں ہو یا مقیم (بہر صورت تیمم کی اجازت ہوگی)۔ (عمدۃ القاری، ج4، ص34، مطبوعہ دار احیاء التراث، بیروت)

فقہی قاعدہ: (1) شریعت کا قاعدہ ہے کہ جہاں ایسی مشقت پائی جائے، جسے شریعت مشقت تسلیم کرتی ہو، تو اس کی وجہ سے بندے کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اتنی سخت سردی کہ جس میں جسم پر پانی بہانے کی وجہ سے بندے کی جان جانے یا کوئی عضو ضائع ہونے وغیرہ کا حقیقی خطرہ موجود ہو، تو یقیناً شریعتِ مطہرہ اسے بھی مشقت تسلیم کرتی ہے، لہٰذا اس کی وجہ سے بھی تیمم والی رخصت و آسانی ملے گی۔

الاشباہ والنظائر میں ہے:" القاعدة الرابعة: (المشقة تجلب التیسیر) والاصل فیھا قوله تعالی: ﴿یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر﴾ وقوله تعالی: ﴿وما جعل علیکم فی الدین من حرج﴾ وفی حدیث: احب الدین الی اللہ تعالی الحنیفیة السمحة" قال العلماء: یتخرج علی ھذہ القاعدة جمیع رخص الشرع وتخفیفاته، واعلم ان اسباب التخفیف فی العبادات وغیرھا سبعة: ۔۔الثانی: المرض، ورخصه کثیرة: التیمم عند الخوف علی نفسه او علی عضوہ او من زیادة المرض او بطئه "ترجمہ: چوتھا قاعدہ یہ ہے کہ مشقت آسانی لاتی ہے، اس کی اصل اللہ پاک کا یہ فرمان ہے "اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا" اور مزید یہ فرمان ہے "اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی" اور حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے ہاں پسندیدہ دین، دینِ اسلام ہے، جو نرمی و سہولت والا ہے۔ علماء نے فرمایا: اس قاعدے کی بنیاد پر تمام شرعی رخصتیں اور تخفیفات نکلتی ہیں اور جان لو کہ عبادات وغیرہ میں اسبابِ تخفیف سات ہیں۔ اسبابِ تخفیف میں سے دوسرا سبب مرض ہے اور اس کی بہت سی رخصتیں

ہیں۔(ان میں سے ایک) اپنی جان یا عضو کے ہلاک ہونے یا مرض بڑھنے یا دیر سے اچھا ہونے کے خوف سے تیمم کرنا ہے۔ (الاشباہ والنظائر، ج1، ص245تا246، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

فقہاء کی تصریحات: سردی کی شدت میں غسل کی جگہ تیمم کرنے کے بارے میں تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"من عجز۔۔عن استعمال الماء۔۔لبعده۔۔میلا۔۔او لمرض۔۔او برد یھلک الجنب او یمرضه ولو فی المصر اذالم تکن له اجرة حمام ولا ما یدفئه۔۔تیمم" ترجمہ: جو شخص پانی کے ایک میل دور ہونے یا اپنے مرض یا ایسی سردی کی وجہ سے اس کے استعمال سے عاجز ہو، جو جنبی کو ہلاک یا بیمار کر دے گی، اگرچہ وہ شہر میں ہو، جبکہ اس کے پاس حمام کی اجرت نہ ہو اور نہ ایسی کوئی چیز ہو جس سے سردی کو دور کر سکے، تو ایسا شخص تیمم کرلے۔

(تنویر الابصار مع درمختار، ج1، ص232تا236، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

"یھلک الجنب" کے تحت فتاوی شامی میں جنبی کے ساتھ بے وضو شخص کے لئے بھی تیمم کا جواز یوں بیان کیا گیا ہے:"قید بالجنب، لان المحدث لا یجوز له التیمم للبرد فی الصحیح، خلافا لبعض المشایخ، کما فی الخانیة والخلاصة وغیرھما وفی المصفی: انه بالاجماع علی الاصح، قال فی الفتح و کانه لعدم تحقیق ذلک فی الوضوء عادة۔۔اقول:۔۔نعم مفاد التعلیل بعدم تحقیق الضرر فی الوضوء عادة انه لو تحقق جاز فیه ایضا اتفاقا" ترجمہ: مصنف علیہ الرحمۃ نے جنبی ہونے کی قید لگائی، کیونکہ صحیح قول کے مطابق بے وضو شخص کے لئے سردی کی وجہ سے تیمم کرنا، جائز نہیں، بعض مشائخ کا اس میں اختلاف ہے، جیسا کہ خانیہ اور خلاصہ وغیرہ میں ہے۔ اور مصفی میں ہے: اصح قول کے مطابق بالاجماع وضو کے لئے تیمم کی اجازت نہیں۔ فتح القدیر میں فرمایا: کیونکہ وضو میں عادۃً ہلاکت والی صورت متحقق نہیں ہوتی۔ علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: وضو میں عادۃً نقصان متحقق نہ ہونے کے ساتھ علت بیان کرنے کا مفاد یہ ہے کہ اگر وضو میں نقصان متحقق ہو، تو اس کے لئے بھی بالاتفاق تیمم کرنا، جائز ہے۔

(فتاوی شامی، ج1، ص234، مطبوعہ، دارالفکر، بیروت)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سردی کی وجہ سے جنبی اور بے وضو شخص کے لئے تیمم کا حکم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:"سردی شدید ہے اور حمام نہیں یا اُجرت دینے کو نہیں، نہ پانی گرم کر سکتا ہے، نہ ایسے کپڑے ہیں کہ نہا کر اُن سے گرمی حاصل کر سکے، نہ تاپنے کو الاؤ مل سکتا ہے اور اس سردی میں نہانے سے مرض کا صحیح خوف ہے، تو تیمم کر سکتا ہے، اگرچہ شہر میں ہو" درمختار" سردی کے باعث وضو نہیں چھوڑ سکتا" وھو الصحیح، کما فی الخانیه

والخلاصۃ، بل ھو بالاجماع، مصفی "ترجمہ: یہی صحیح ہے، جیسا کہ خانیہ اور خلاصہ میں ہے، بلکہ یہ بالاجماع ہے۔ ہاں! اگر اُس سردی میں وضو سے بھی صحیح خوفِ حدوثِ مرض ہو، جب بھی تیمم کرے، خالی وہم کا اعتبار نہانے میں بھی نہیں، وضو تو وضو۔" (فتاوی رضویہ، ج3، ص415، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ایک مقام پر شرعی اجازت ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں تیمم کرکے نماز پڑھانے والے شخص کے بارے میں تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "جب تک نہانے سے مضرت نہ ہو، بے صحیح اندیشۂ مضرت کے تیمم سے پڑھے، تو اس (امام) کی خود نماز نہ ہوگی، دوسرے کی اُس کے پیچھے کیا ہو؟ ہاں جسے بالفعل ایسا مرض موجود ہو، جس میں نہانا نقصان دے گا یا نہانے میں کسی مرض کے پیدا ہو جانے کا خوف ہے اور یہ نقصان وخوف اپنے تجربے سے معلوم ہوں یا طبیب حاذق مسلمان غیر فاسق کے بتائے سے، تو اُس وقت اُسے تیمم سے نماز جائز ہوگی اور اب اس کے پیچھے سب مقتدیوں کی نماز صحیح ہے، غرض امام کا تیمم اور مقتدیوں کا پانی سے طہارت سے ہونا صحتِ امامت میں خلل انداز نہیں، ہاں امام نے تیمم ہی بے اجازت شرع کیا ہو، تو آپ ہی نہ اس کی ہوگی، نہ اُس کے پیچھے اوروں کی۔ تنویر میں ہے: "صح اقتداء متوضئ بمتیمم "ترجمہ: تیمم کرنے والے کے پیچھے وضو کرنے والے کی اقتداء کرنا صحیح ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج6، ص638، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

23 جمادی الاولی 1443ھ/28 دسمبر 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے